# 93053 ـ اعضائے تناسلی میں کمزوری کی بنا پر مکمل مہینہ حیض آنا

**سوال**

ہمارے خاندان میں ایك ایسی عورت ہے جسے اعضاء تناسلیہ میں کمزوری کی بنا پر سارا ماہ ہی حیض آتا رہتا ہے، اور اب وہ علاج کروا رہی ہے، اور اب رمضان آ گیا ہے وہ دریافت کرتی ہے آیا وہ روزے رکھے یا نہ رکھے ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

جسے سارا ماہ ہی خون آتا رہے وہ استحاضہ والی عورت شمار ہو گی، اگر تو اسے حیض آنے میں کوئی مقررہ ایام کی عادت ہو تو وہ اپنی عادت کے مطابق اتنے ایام حیض شمار کر کے عبادت سے رکی رہے، اور پھر غسل کر کے مہینے کے باقی ایام نماز روزہ ادا کریگی چاہے خون آتا بھی رہے.

اور اگر اسے عادت معلوم نہ ہو اور نہ ہی کوئی محدود مدت معلوم ہو یا پھر وہ بھول چکی ہو تو وہ عورت خون کی تمیز پر عمل کریگی اگر ممکن ہو سکے، کیونکہ حیض اور استحاضہ کا خون علیحدہ ہوتا ہے جس کے رنگ اور بو میں فرق پایا جاتا ہے، حیض کا خون سیاہی مائل اور بدبودار اور گاڑھا ہوتا ہے، لیکن استحاضہ کا خون سرخ اور عام خون کی طرح پتلا ہوتا ہے.

اس لیے جن ایام میں حیض کی صفات والا خون ہو وہ حیض شمار ہوگا، اور اس کے علاوہ ایام میں وہ پاك شمار ہو گی اور اسے نماز روزہ ادا کرنا ہوگا.

اور اگر خون میں صفات کے ساتھ امتیاز کرنا ممکن نہ ہو تو وہ عورت چھ یا سات دن بیٹھےگی اور نماز روزہ ادا نہیں کریگی، کیونکہ غالب طور پر عورتوں کے ہاں اتنے ایام ہی حیض آتا ہے، اس کے بعد وہ غسل کرے اور نماز روزہ ادا کریگی.

استحاضہ والی عورت کے متعلق سنت نبویہ میں وارد ہے کہ ـ اگر اسے عادت معلوم ہو ـ ت واسے اپنی عادت کی طرف رجوع کرنا ہوگا.

صحیح بخاری میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ:

" فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ تعالی عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے ہوئے کہا:

میں استحاضہ والی عورت ہوں اور پاک نہیں ہوتی کیا میں نماز چھوڑ دوں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نہیں، یہ ایک رگ کا خون ہے، لیکن جتنے ایام تمہیں حیض آتا تھا اتنے ایام نماز ترک کرو، پھر غسل کر کے نماز ادا کرو "

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 319 ).

اور خون میں تمیز کرنے پر اعتماد کرنے کی دلیل سنن نسائی اور ابو داود کی درج ذیل حدیث ہے:

فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہیں استحاضہ آتا تھا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا:

" جب تمہیں حیض کا خون آئے کیونکہ وہ سیاہ رنگ کا معروف ہے تو تم نماز ادا نہ کرو، اور اگر دوسرا خون ہو تو وضوء کر کے نماز ادا کرو کیونکہ یہ رگ کا خون ہے "

سنن نسائی حدیث نمبر ( 125 ) سنن ابو داود حدیث نمبر ( 304 ) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح نسائی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور استحاضہ والی عورت کا - اگر اس کی عادت معروف نہ ہو اور نہ ہی خون میں تمیز ہوتی ہو - تو چھ یا سات یوم تک نماز روزہ ادا نہ کرنا کے دلیل ترمذی اور ابو داود کی درج ذیل حدیث ہے:

حمنہ بنت جحش رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے بہت شدید حیض آتا تھا، اس لیے میں نے عرض کیا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بہت شدید حیض آتا ہے آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں ؟ جس نے مجھے نماز اور روزے سے روک دیا ہے.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" یہ شیطان کی طرف سے ایک کچوکہ ہے چنانچہ تم اللہ کے علم میں چھ یا سات یوم حیض شمار کرو، پھر غسل کر لو تو جب تم دیکھو کہ پاک صاف ہو گئی ہو تو باقی چوبیس یا تئیس راتیں اور دن نماز روزہ ادا کرو، یہ تمہیں کافی ہے، اور اسی طرح تم کرو جس طرح حیض والی عورتیں کرتی ہیں، اور جس طرح وہ اپنے وقت پر حیض سے پاک صاف ہوتی ہیں "

سنن ترمذی حدیث نمبر ( 128 ) سنن ابو داود حدیث نمبر ( 287 ) ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کے متعلق محمد یعنی بخاری رحمہ اللہ سے پوچھا تو انہوں نے اسے کو حسن صحیح کہا، اور اسی طرح امام احمد بن حنبل نے بھی اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے.

واللہ اعلم .